www.sgbauonline.com

AU–2062

B.A. (Part—I) Semester—II Examination
URDU LITERATURE
(Optional)
(Literature of Modern Language)

Time : Three Hours] [Maximum Marks : 80

سوال نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے دو اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کے کیجئے۔ 8

۱۔ ''بڑی سڑکوں کے حاشیوں پر فٹ پاتھ کا وجود ان کے وقار میں اضافہ کرتا ہے۔ سڑکوں کی بہ نسبت فٹ پاتھ کی دنیا ذرا آہستہ خرام کرتی ہے۔ سڑک ندی کے درمیانی دھارے کی طرح ہوتی ہے اور فٹ پاتھ موج ساحل آشنا کی مثال مگر فٹ پاتھ کی دنیا حرکت وسکون دونوں کے مناظر پیش کرتی ہے لہٰذا زیادہ دلچسپ ہے دہرو کے علاوہ فٹ پاتھ کی آغوش میں بہت سی ہستیاں ہوتی ہیں ۔ جمادات ، نباتات، حیوانات اور اشرف المخلوقات بھی ، جی ہاں اشرف المخلوقات بھی جس پر حوریں رشک کریں اور جن کے سامنے فرشتے سجدے میں گریں۔''

۲۔ شاید وہ کچھ بہرا بھی تھا اور اس کی دونوں آنکھوں میں پھولیاں تھیں ، ایک میں زیادہ دوسری میں کم ، وہ گھر کی چار دیواری کے اندر گھبرایا گھبرایا سا معلوم ہو رہا تھا۔ نو گرفتار پرندے کی طرح سائبان سے دوڑ کر وہ انگنائی میں چلا گیا اور کنویں کی منڈیر پر لاپروائی سے بیٹھ گیا۔ گردن نیچی کئے ہوئے وہ شرما کر دانت نکالے آہستہ آہستہ ہنس رہا تھا۔ اس کے دانت پیلے پیلے تھے پھٹی سے اٹے ہوئے۔ جیسے دانتوں پر سونا چڑھایا جاتا ہے۔ ہم لوگوں نے اسے کھانا دیا ، وہ بمشکل کھانے پر راضی ہوا۔ مگر جب کھانے لگا تو بھوکے کتے کی طرح کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ صحن میں بیٹھا بیٹھا جب وہ رکابی صاف کر چکا تو تیزی سے گرسنہ بھیڑیے کی طرح وہ باورچی خانے میں گھس گیا اور کھانے کی مزید چیزیں تلاش کرنے لگا۔''

۳۔ بیس سال پیشتر جب وہ اس قصبے میں ایک پھٹا ہوا کرتا اور ایک میلی کچیلی دھوتی پہنے ہوئے تن تنہا وارد ہوئے تھے تو اس وقت ان کی کل پونجی ایک خوانچہ تھا۔ جس میں اٹھارہ آنے کا مال تھا۔ بہت دنوں تک وقت اسی طرح گلیوں اور کوچوں میں گھر پھر کر اپنا مال بیچتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے ایک دوسرا کاروبار بھی شروع کر دیا۔ یعنی کسی کو چار آنے ادھار دیئے کسی کو آٹھ آنے ، کسی کو ایک روپیہ ، کسی کو ڈیڑھ روپیہ۔ کچھ دنوں

www.sgbauonline.com

www.sgbauonline.com

بعد وہ ایک دکان پر بیٹھ کر اپنا مال بیچنے لگے۔ پھر دکان ایک صرافے میں تبدیل ہوگئی۔ سیٹھ جی نے زمینوں اور جائیدادوں کو نیلام کرا کرا کے اپنی ملکیت بنانا شروع کیا یہاں تک کہ قصبے کی اندرونی دولت کا ایک بڑا حصہ ان کے تصرّف میں آ گیا۔''

۴۔ وہ اپنے مہاجنی سفر کی ابتدا کا قصہ بیاں کر رہے تھے کہ اتنے میں کار سڑک کے اس موڑ پر پہنچ گئی جہاں ان کا گاؤں واقع تھا۔

''ٹھہرو!'' انسپکٹر صاحب نے ڈرائیور کو حکم دیا۔

کار رک گئی۔

انسپکٹر صاحب نے کار سے اتر کر چاروں طرف ایک سرسری نظر ڈالی اور کہا ''رائے صاحب! کس طرف آپ کا گاؤں ہے؟'' سیٹھ جی کار سے اترے اور ہاتھ کے اشارے سے اپنا گاؤں بتانے لگے۔ ''وہ۔۔۔وہ دیکھیے۔۔وہ جو درختوں کا ایک جھنڈ نظر آ رہا ہے۔۔۔۔۔۔''

لیکن انسپکٹر صاحب نے درختوں کے جھنڈ کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی، انھوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور کچھ نکالتے ہوئے بولے ''تو رائے صاحب! آپ اٹھارہ آنے اس جگہ سے لے کر روانہ ہوئے تھے؟''

''جی ہاں، میں اٹھارہ آنے کا سودا لے کر اسی راستے سے قصبے میں۔۔۔۔؟''

''تو یہ لیجئے اٹھارہ آنے حاضر ہے''

سیٹھ جی انسپکٹر صاحب کا منہ دیکھنے لگے۔

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کنہیں دو کی تشریح مع سیاق وسباق کے کیجئے۔ 8

ا۔ ''یوریشین کو غصہ آ گیا۔ کہنے لگا ''میں کہتا ہوں کیا تم مجھے گاڈدی تصور کرتے ہوئے میرے پاس ملازمت کی استدعا کرنے آئے ہو۔ کیا میں تمہارا چچا ہوں؟ (میز پر مکا مار کر) ہم یہاں صرف یوریشین لوگوں کو ملازمت دیتے ہیں مگر شاید میں اس امر کی بھی پرواہ نہ کرتا، کیا ساٹھ روپیہ زیادہ ہیں اور پھر تم تو اس کام سے بھی واقف نہیں ہو کیا تم لوہے کی میخ سیدھی طرح لکڑی کے تختوں میں سے گذار سکتے ہو؟ مجھے شبہ ہے تم میں کئی فنی خامیاں ہیں کیا تم نے کسی صنعتی درس گاہ میں تعلیم پائی ہے۔ لیکن میں اسے جانے دیتا صرف ساٹھ روپیوں کے لئے۔ یہ رقم زیادہ نہیں اور جب تم نوکر ہو جاؤ گے اور تین روپئے روزانہ مشاہیرہ حاصل کرو گے تو یقیناً میرے شکر گزار ہو گے۔ لو نکالو روپئے'' یہ کہہ کر یوریشین نے اپنی تقریر ختم کی اور مربیانہ انداز سے سروش کی طرف دیکھنے لگا۔''

www.sgbauonline.com

www.sgbauonline.com

۲۔ ''وہ رات اس نے سیالدہ اسٹیشن پر بسر کی۔تھرڈ کلاس ویٹنگ روم کا پختہ فرش جس پر سیمنٹ لگا ہوا تھا، سخت اور ٹھنڈا تھا۔اسے مشکل ہی سے ویٹنگ روم کہا جا سکتا تھا کیونکہ یہ ایک کمرہ تو نہ تھا بلکہ محض ایک برآمدہ سا تھا۔ تین اطراف سے کھلا اور چھت پر ٹین کے پرانے تختے اور چھت کے نیچے کہیں کہیں لوہے کے کھمبے تا کہ چھت کا سہارا رہے اور گرنے نہ پائے سروش اس برآمدے سے باہر سیاہ آسمان پر انگاروں کی طرح دہکتے ہوئے ستاروں کو دیکھ سکتا تھا اور وہاں ایک پیلا سا مٹیالی رنگت کا چاند بھی دکھائی دے رہا تھا۔یہ چاند ایک پکے ہوئے ولایتی کیک کے مانند تھا، جو ابھی ابھی انگیٹھی سے باہر نکال گیا ہو۔سروش نے اسے دیکھتے دیکھتے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ہاں وہ تھکا ہوا تھا اور بھوکا تھا۔دن بھر وہ میلوں چلتا رہا اور کلکتے کی گلیوں، اس کے شاندار بازاروں اور پرشکوہ چوکوں میں گھومتا رہا تھا وہ ایک پاگل آدمی کی طرح چکر کاٹتا رہا اس دیوانے کی طرح جو محض اپنے پیٹ کے لئے دیوانہ ہو گیا۔''

۳۔ زاہد صرف نام ہی کا زاہد نہیں تھا۔اس کے زہد اور تقویٰ کے سب ہی قائل تھے۔اس نے پچیس برس کی عمر میں شادی کی، اس زمانے میں اس کے پاس دس ہزار روپے کے قریب تھے۔شادی پر پانچ صرف ہو گئے۔اتنی ہی رقم باقی رہ گئی۔زاہد بہت خوش تھا اس کی بیوی بڑی خوش خصلت اور خوبصورت تھی۔اس سے اس کو بے پناہ محبت ہو گئی وہ بھی اس کو دل و جان سے چاہتی تھی۔دونوں سمجھتے تھے کہ جنت میں آباد ہیں۔ایک برس کے بعد ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو ماں پر تھی یعنی ویسی ہی حسین و جمیل بڑی بڑی غلافی آنکھیں ان پر طبعی پلکیں۔ مہین ابرو۔چھوٹا سا لب و دہن۔اس لڑکی کا نام سوچنے میں کافی دیر لگ گئی۔زاہد اور اس کی بیوی کو دوسروں کے تجویز کئے ہوئے نام پسند نہیں آتے تھے وہ چاہتی تھی کہ زاہد خود بتائے۔''

۴۔ ''زاہد جب دکان سے باہر نکلا تو اس نے سوچنا شروع کیا کہ واقعی نام میں کیا رکھا ہے۔خیراتی کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ بڑی خیرات کرتا ہے۔عیدن کیا بلا ہے۔اس کے جی میں آیا کہ لغت کسی گندی موری میں پھینک دیں اور گھر جا کر اپنی بیوی سے کہے۔''میری جان نام میں کچھ نہیں رکھا بس یہ دعا کرو کہ بچی کی عمر دراز ہو'' وہ مختلف خیالات میں غرق تھا لیکن معلوم نہیں اس کا دل غیر معمولی طور پر دھڑک رہا تھا اس نے سوچا کہ شاید اس کی پراگندہ خیالی کا باعث ہے۔تھوڑی دور چلنے کے بعد اس کی طبیعت زیادہ مضطرب ہو گئی وہ چاہتا تھا کہ اڑ کر گھر پہنچے اور اپنی بچی کی پیشانی چومے۔''

www.sgbauonline.com

www.sgbauonline.com

سوال نمبر۳۔ مندرجہ ذیل میں سے چار اشعار کی تشریح مع حوالہ کیجئے۔ 16

۱۔ ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا — موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا

۲۔ ہوتی نہیں ہے صبح نا آتی ہے مجھ کو نیند — جس کو پکارتا ہوں سو کہتا ہے مر کہیں

۳۔ جس انساں کو سگ دینا نا پایا — فرشتہ اس کا ہم پایا نہ پایا

۴۔ دل کیا ملاؤ گے کہ ہمیں ہوگیا یقیں — تم سے تو خاک میں بھی ملایا نا جائے گا

۵۔ ہزار ہے رنگ عاشقی کے جو ان کو برتے وہ ان کو جانے
تم ہی کو ہم بے وفا کہیں گے تم ہی سے ہم التجا کریں گے

۶۔ اب بھی ایک عمر پہ جینے کا نہ انداز آیا
زندگی چھوڑ دے پیچھا میرا میں باز آیا

۷۔ تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں — کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

۸۔ زندگی تو بھی پشیماں ہے یہاں لا کے مجھے — ڈھونڈتی ہے کوئی حیلہ مرے مرجانے کا

۹۔ وقت پیری شباب کی باتیں — ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

۱۰۔ کبھی گل کہہ کے پردہ ڈال دیتے ہیں ہم اس رخ پر
کبھی مٹی میں پھر گل کو رخ زیبا سمجھتے ہیں

سوال نمبر۴۔ مندرجہ ذیل بندوں میں سے صرف دو بند کی تشریح کیجئے۔ 16

۱۔ گل چین نے وہ پھول جب اڑایا — اور غنچۂ صبح کھل کھلایا
وہ سبزۂ باغ خواب آرام — یعنی وہ بکاؤلی گل اندام
جاگی مرغ سحر کے غل سے — اٹھی نکہت سی فرش گل سے
منہ دھونے جو آنکھ ملتی آئی — پر آب وہ چشم حوض پائی
دیکھا تو وہ عمل ہوا ہوا ہے — کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے
گھبرائی کہ ہیں کدھر گیا گل — جھنجلائی کہ کون دے گیا جل

www.sgbauonline.com

www.sgbauonline.com

۲۔ ساون میں دیا پھر مہ شوال دکھائی — برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی
کرتا ہے ہلال ابروئے پرخم سے اشارہ — ساقی کو کہ بھر بادے سے کشتی طلائی
ہے عکس فگن جام بلوریں سے مئے سرخ — کس رنگ سے ہو ہاتھ مے کش کی حنائی
کوندے ہے جو بجلی تو یہ سوجھے ہے نشہ میں — ساقی نے ہے آتش سے مے تیز اڑائی
یہ جوش ہے باراں کا کہ افلاک کے نیچے — ہو وے نا ممیتز کرہ ناری ومائی
پہنچا کمک لشکر ے باراں سے ہے یہ زور — ہر نالے کی ہے دشت میں دریا پہ چڑھائی

۳۔ خاک شفا سروں پہ اڑاتے چلے ملک — خون جگر سے سجۂ یاقوت تھی پلک
پہنچے تھے تا فلک کے لرزنے لگے ملک — اور یہ فغاں زمین سے گئی آسمان تلک
فریاد گوشوارۂ عرش خدا گرا — لو خاک پر ستارہ خیرالنساء گرا
گرتے ہی خاک پر شہ دیں کو غش آگیا — پھر بھی نا کوئی پیاسے کو پانی پلا گیا
خنجر لگا گیا کوئی نیزہ لگا گیا — کھولی جو آنکھ شہ نے جگر تھر تھرا گیا
سر کاٹنے کو پاؤں کسی کا نہ بڑھ سکا — جز رنگ زرد اور کوئی منہ نہ چڑھ سکا

۴۔ ہم صحبت بے خرد پریشان رہا — نافہم کو سمجھا کے پشیمان رہا
تعلیم سے جاہل کی جہالت نہ گئی — نادان کو الٹا بھی تو نادان رہا

سوال نمبر۵۔ درج ذیل میں سے کسی ایک افسانے کا خلاصہ تحریر کیجئے۔ 16

۱۔ فٹ پاتھ ۲۔ اٹھارہ آنے ۳۔ خودکشی

سوال نمبر۶۔ مندرجہ ذیل سے کسی ایک شاعر کی سوانح حیات اور ادبی خدمات تحریر کیجئے۔ 16

۱۔ سودا ۲۔ ذوق ۳۔ داغ

www.sgbauonline.com

www.sgbauonline.com

www.sgbauonline.com